جامعۂ خواتین کیوں اور کس طرح؟

(۳)

جناب نعیم صدیقی صاحب

ذہن میں مباحث اور اُن کی ترتیب کا پھیلاؤ تو بہت سو ہے، مگر ہمارے خوشنویس صاحب نے متنبہ کر دیا ہے کہ رسالے میں صرف ۵ صفحات باقی ہیں۔ مسئلہ ایسا ہے کہ میں اسے زیادہ قسطوں میں پھیلانا نہیں چاہتا لہٰذا اپنی بات کو سکیڑ سکاڑ کر تیسری قسط ہی میں ختم کرتا ہوں۔ (ن - ص)

جامعۂ خواتینؒ کا بڑا مسئلہ نصابی مضامین کی ترتیب اور اس کے بعد تدوین کا ہے۔ نئی نصابی کتب کی تیاری کے لیے دو چار سال کا زمانہ چاہیے۔ پہلے مفصل نصابی خاکہ بنے، پھر اس کے مطابق کتابیں لکھی جائیں، ان کتابوں میں سے مناسب کو منظوری حاصل ہو۔ اس لیے ضروری کام کا لائحہ عمل الگ سے تیار ہونا چاہیے۔

ؒ پیچھے کہی ہوئی بات کو میں پھر دہراتا ہوں کہ اگر اسلامی معاشرت کے اصولی تقاضوں کے تحت جامعہ خواتین کا قیام مطلوب ہے اور ہم خدا کی رضا حاصل کر کے مغرب کے فاسد طرز معاشرت کے نتائج بد سے دنیا اور آخرت میں بچنا چاہتے ہیں تو جامعہ خواتین کے قیام کے متوازی مغربی طرز معاشرت کے مخلوطی مظاہر سے بچنا اشد ضروری ہے۔ حال ہی میں اخباری اعلان ہوا ہے کہ پاکستان کے زنانہ ہاکی ٹیم بھارت میں میچ کھیلنے جائے گی۔ اندازہ کیجیے کتنے برے اثرات ہوں گے اس کے۔ طالبات کے مختلف درس گاہوں میں جو فنکشن ان دنوں ہوتے ہیں اُن کی رونق افزائی مردوں ہی کے ذریعے کی گئی۔ ٹیلی وژن پر دوپٹے والی پابندی کے باوجود نہ صرف اس پابندی کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں، بلکہ اس حد سے بہت آگے بڑھ کر مغربی آرٹ اور ثقافت کے تقاضے پورے کیے جا رہے ہیں۔ دیواری اشتہارات (اسلام آباد میں لیاقت باغ کے پاس ریلوے پل کے سامنے دیکھ لیجیے) اور اخباری اشتہارات میں عورت کا جس طرح استعمال کیا جا رہا ہے وہ ایک ایسے تضاد کا آئینہ دار ہے جو اگر بڑھتا گیا تو اسلام کے حق میں ہونے والے اقدامات کی برکات پہ بُرا اثر ڈالے گا۔

میرا خیال یہ ہے کہ فی الوقت جن مضامین کو بھی جامعۂ خواتین میں بآسانی شروع کیا جا سکتا ہو، اُن سے کام کا آغاز کر دیا جائے[1]۔

مضامین و فیکلٹی: مضامین کے حسب ذیل گروپ تو سامنے آتے ہی ہیں۔

۱۔ فلسفہ گروپ۔

الٰہیات، نفسیات، فلسفہ اخلاق۔ فلسفہ تعلیم (+ تعلیمی نفسیات)۔ فلسفہ تمدن و سیاست (+ مجموعی نفسیات) فلسفہ جرم و سزا، وغیرہ۔

۲۔ سائنس گروپ۔

فزکس۔ کیمسٹری۔ فزیالوجی۔ بیالوجی۔ جیالوجی۔ بیرڈ کیمسٹری۔ شماریات۔ ریاضی۔ جوہری توانائی جغرافیہ۔ طبعی و اقتصادی۔ وغیرہ۔

۳۔ انسانیات:۔

تاریخ۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ عالم اسلام (موجودہ — مغربی امپیریلزم کے ظہور سے اب تک)۔ تاریخ تحریکات اسلامی۔ برصغیر کی تاریخ۔ تاریخ پاکستان۔

سوشیالوجی۔ اقتصادیات۔ پولیٹیکل سائنس۔ قانون۔

۴۔ لسانیات:۔ اُردو، پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی۔

انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی، چینی وغیرہ

ہندی سنسکرت، بنگلہ، تامل۔ سنہالی وغیرہ

عربی، فارسی، ترکی، سواحلی۔ وغیرہ

۵۔ اسلامیات:۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اسلام اور تاریخ امت محمدیہ (دور نبوت۔ اور خلافت۔ ادوار مابعد) اسلام اور دوسرے مذاہب کا تقابلی مطالعہ۔ جدید مادّی تحریکات کا مطالعہ۔

ماضی اور حال کی اسلامی تحریکات کا مطالعہ۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تہذیب جدید کا ناقدانہ مطالعہ۔

---

[1] بلکہ اس معاملے میں بعض اساتذہ کی اس رائے کو میں وزن دیتا ہوں کہ جامعہ کی معلمات اور منتظم عملے کے افراد بھی اگر معیاری نہ ہوں تو بھی یونیورسٹی کی تاسیس کر دینی چاہیے۔ کیونکہ موجودہ حکومت کی طرف سے جو اُمید دلائی گئی ہے۔ اگر وہ پوری نہ ہو سکی، یا اس میں بیجا تعویق ہوتی چلی گئی تو اس کے اثرات اچھے نہیں ہوں گے۔

۶ - انتہائی لازمی اور بنیادی مضمون بہ عنوان اسلامی حکمتِ حیات (ISLAMIC WISDOM OF LIFE)

یہ مضمون تعلیم کے ابتدائی درجے سے شروع ہو کر اُوپر تک جائے گا اور تمام علوم و فنون کے ساتھ یہ انتہائی لازمی ہوگا۔ اس مضمون کا مقصد طلبہ و طالبات کے ذہن و کردار کو اسلام سے ہم آہنگ کرنا ہے۔

اس مضمون میں اسلام کے بنیادی طرزِ فکر، عقائد، عبادات، اخلاقیات اور حدودِ حلال وحرام کے علاوہ اسلامی سیاست، اسلامی معاشرت اور اسلامی معیشت کے پورے پورے خاکے بیان ہوں گے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام وغیرہ علوم کے نشو و نما پہ معلومات دی جائیں گی - ملت اسلامیہ کی سیاسی تاریخ کے ساتھ ساتھ علوم و افکار کی تاریخ اور فرقہ بندی کا نشو و نما اور ہیئت حاکمہ میں پیدا ہونے والے تغیرات طلبہ و طالبات کے سامنے لائے جائیں گے۔ ماضی اور حال میں نمودار ہونے والی احیائے اسلام کی تحریکات کو پیش کیا جائے گا۔ موجودہ دنیا میں غالب قوتوں اور جدید تہذیب اور اس کی پیدا کردہ سیاسی و معاشی تحریکات کے مقابلے میں اسلام کی دعوت کو اُبھارنے اور تحریکی انداز پہ کام کرنے کے لیے رہنمائی دی جائے گی - ملتِ اسلامیہ کی اہم تاریخی شخصیتوں اور ان کے کارناموں کا بیان ہوگا اور دَورِ حاضر میں عالمِ اسلام کی ممتاز شخصیتوں کا تعارف کرایا جائے گا۔ اہم اداروں اور کتابوں پہ نظر ڈالی جائے گی۔

اس مضمون کا دوسرا جزو پاکستان اسٹڈیز یا مطالعہ پاکستان ہوگا جو پہلے سے رائج ہے۔

اس مضمون کا تیسرا جزو خواتین کے لیے خاص طور پہ مرتب کرنا ہوگا - اس جزو میں خواتین کے مقام و منصب اور حقوق و فرائض پیش کیے جائیں گے۔ دائرہ زوجیت اور فریضہ امومت کے متعلق اسلامی حکمت اور اس کے ساتھ احکام مذکور ہوں گے۔ تاریخ اسلام میں قرونِ اولیٰ سے اب تک خواتین کے ایمانی و اخلاقی اور علمی و فکری اور تعلیمی و تصنیفی کارنامے پیش کیے جائیں گے۔ نیز مغرب کی تحریک آزادئ نسواں اور ترقی نسواں اور مساواتِ مرد و زن کے نظریے کا ناقدانہ مطالعہ کیا جائے گا - اسی کے ساتھ پردے کے موضوع پہ عقلی تجربات و شواہد کی روشنی میں دینی احکام کی حکمت و مصلحت کو اجاگر کیا جائے گا۔[1]

---

[1] اس ایک کتاب کو پورے نظام تعلیم پہ از اوّل تا آخر پھیلاتے ہوئے سلیبس کے مطابق جلد مرتب کرا لینا ہوگا۔ محکمہ تعلیم یا اسلامی کونسل پسند کرے تو وہ ملک کی کسی ایک قابل اعتماد تنظیم یا ادارے کا تعاون اس کام کو ایک مدتِ معینہ میں کر دینے کے لیے حاصل کر سکتی ہے۔

باقی تمام مضامین کی نئی درسیات تیار ہونے کے وقفے تک یوں کام چلایا جاسکتا ہے کہ مضمون کے ساتھ ایک مختصر سا اضافی کورس ایسا شامل کر دیا جائے جو حسب ذیل اجزاء پر مشتمل ہو۔

۱۔ اس مضمون کے متعلق قرآن اور حدیث کی رہنمائی۔

۲۔ اس خاص دائرۂ علم میں مسلمانوں کا کیا ہوا پچھلا کام، اور موجودہ دور میں ہونے والی پیشقدمی۔

۳۔ اس مضمون میں لادین مادہ پرستانہ تہذیب کے شامل شدہ نظریات و تصورات پر تنقیدی بحث۔

یہ ضرورتیں اردو، انگریزی اور عربی میں اب تک کے شائع شدہ جدید لٹریچر (کتب اور مقالات و مضامین) سے پوری ہوسکتی ہیں۔ چند مقالات یا اقتباسات کو بطور مجموعہ مرتب کرایا جاسکتا ہے۔

ایسے اضافی کورسز میں سے بھی امتحانی سوالات دیے جائیں جو کم از کم ۲۵ فیصد نمبروں کے ہوں۔ اضافی کورسز (یعنی اسلامی حصّہ اور فاسد مغربی تہذیب کے متعلق تنقیدی حصہ) سے متعلق پرچے یا سوالات میں پاس ہونے کے نمبر لیے بغیر کسی کو کامیاب نہ قرار دیا جائے۔

کچھ کام مروجہ کتب کے سامنے مقدمے اور اُن کے مباحث پر جابجا نوٹس لکھوا کر بھی لیا جاسکتا ہے۔

دوسرا ضروری کام عبوری وقفے کے لیے یہ ہے کہ ہر مضمون سے متعلق ٹیچرز گائیڈ بکس تیار کی جائیں۔ جن میں واضح کر دیا جائے کہ کسی مضمون کو پڑھاتے ہوئے کیا تبدیلی مطلوب ہے اور کیسا ذہن متعلمین میں تیار کرنا ہے نیز اہم اور ضروری مواد بھی گائیڈ بکس میں شامل کیا جائے۔

مضامین کے لحاظ سے گروپس | اسلامی حکمت حیات + (پاکستان اسٹڈیز) + (مسلم خاتون کا منصب) اوّل درجے کا لازمی مضمون ہوگا اور ہر گروپ کے لیے ضروری۔

گروپس حسب ذیل ہوں گے۔

۱۔ فلسفہ گروپ۔ کوئی سے دو مضامین فلسفہ + لسانیات۔ یا اسلامیات یا انسانیات میں سے ایک مضمون۔

۲۔ انسانیات گروپ۔ کوئی سے دو مضامین انسانیات میں سے + لسانیات یا اسلامیات یا فلسفہ میں سے ایک مضمون۔

۳۔ اسلامیات گروپ۔ کوئی سے دو مضامین اسلامیات میں سے + لسانیات یا انسانیات یا فلسفہ میں سے ایک مضمون۔

۴۔ سائنس گروپ۔ کوئی سے دو مضامین سائنس میں سے + اسلامیات یا لسانیات یا انسانیات یا فلسفہ میں سے ایک مضمون۔

۵۔ لسانیات گروپ۔ کوئی سی دو زبانیں + اسلامیات یا انسانیات یا فلسفہ میں سے ایک مضمون۔

یعنی آنرز اور پوسٹ گریجوایٹ طالبات کے لیے پانچ گروپ متعین ہو گئے، جن میں سے ہر ایک کو اسلامی حکمتِ حیات سمیت جملہ چار مضامین لینے ہوں گے۔

نچلے تمام مدارجِ تعلیم کے لیے اسی کے مطابق نقشۂ نصابیات تجویز کرنا ہو گا۔

خواتین کے لیے اقتصادی راستے | تعلیم پاکر نوکریوں کی راہ پہ دوڑ لگانے کا جو سلسلہ انگریزی دور سے مردوں میں چلا، وہی اب خواتین میں بھی عام ہو رہا ہے۔ حالانکہ جہاں تعلیم یافتہ مردوں کے لیے کافی روزگار نہ ہو وہاں عورتوں کا بھی اس میدان میں آپہنچنا ملک کے مجموعی مفاد کے لیے مناسب نہیں ہے۔ کیوں نہ ایسی صنعتی اور پیشہ وارانہ تربیت سے خاتون کو آراستہ کر دیا جائے کہ وہ یونیورسٹی سے نکلتے ہی پورے اعتماد کے ساتھ پردہ داری کو قائم رکھتے ہوئے نہایت منفعت بخش کام شروع کرے۔

اس سلسلے کے مختلف درجوں کے کام بھی میٹرک، ایف اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے کے مراحل تک پھیلا دینے چاہییں۔ عام کاموں میں سے گھر میں ٹائپ اور فوٹو سٹیٹ مشین کو ذریعہ آمدنی بنایا جا سکتا ہے۔ ترجمہ و تصنیف کے کام کیے جا سکتے ہیں۔ ریڈی میڈ گارمنٹس کا کاروبار چلایا جا سکتا ہے۔ ریڈیو اسمبلنگ اور گھڑیوں ٹائم پیس کی صنعت کو خواتین مل کر آرگنائز کر سکتی ہیں۔ سٹیل کے برتنوں پہ پالش کرنے کی مشین کو ذریعہ آمدنی بنا سکتی ہیں۔ راستے بہت ہیں مگر تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ البتہ اتنا کہوں گا کہ کسی دکان پہ سیلز گرل یا ہوٹل میں ویٹرس یا دفتر میں ٹائپسٹ بننے سے ہزار درجہ بہتر یہ ہے کہ گھروں میں دواسازی یا وِم اور براسو اور پالش اور سیاہی (خصوصاً پریس کے لیے) بنانے کے کام آزادانہ اور باعزت طریقے سے کیے جائیں۔

فصیل دار گراؤنڈز میں خواتین کھیلوں میں دلچسپی لیں اور جانوں اور عصمتوں کے تحفظ کے لیے جدید فنونِ مزاحمت بھی سیکھیں۔ بلکہ گاڑیوں کی ڈرائیونگ اور اسلحہ کا استعمال بھی جاننا چاہیے۔ ہو سکے تو وہ ہوائی جہاز چلانا بھی سیکھ لیں۔

خواتین یونیورسٹی میں صباحی خطابوں کے ذریعے، درس قرآن و حدیث کے ذریعے، اسلامی تقاریب اور تہواروں کا صحیح طریق سے اہتمام کرنے کے ذریعے، خاص خاص موضوعات پر ممتاز اسلامی شخصیتوں (خصوصیت سے خواتین) کو لیکچرز کے لیے مدعو کرنے کے ذریعے، اسلامی بنیادوں پہ ذہن و کردار کی تعمیر کرنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔

موجودہ عبوری حکومت کی بہترین ساکھ اسی شکل میں بنے گی کہ ایک اعلان شدہ کام جلد سے جلد عمل میں آجائے۔